احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 2۔ اکتوبر 2000ء

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

سوموار 2 اکتوبر 2000ء۔ 3 رجب 1421 ہجری۔ 2 اخاء 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 224

نماز دین کا ستون ہے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نماز دین کا ستون ہے اور جہاد عمل کا بلند تر درجہ ہے اور زکوٰۃ اس کو ثبات عطا کرتی ہے۔

(کنز العمال جلد 7 ص 284 حدیث 18891 کتاب الصلوۃ باب فضائل الصلوۃ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

نماز کو سنوار کر پڑھو

نماز ایسے ادا نہ کرو جیسے مرغی دانے کے لئے ٹھونگ مارتی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔ چاہئے کہ نماز کی جس قدر جسمانی صورتیں ہیں ان سب کے ساتھ دل بھی ویسے ہی تابع ہو۔ اگر جسمانی طور پر کھڑے ہو تو دل بھی خدا کی اطاعت کے لئے ویسے ہی کھڑا ہو۔ اگر جھکو تو دل بھی ویسے ہی جھکے۔ اگر سجدہ کرو تو دل بھی ویسے ہی سجدہ کرے۔ دل کا سجدہ یہ ہے کہ کسی حال میں خدا کو نہ چھوڑے جب یہ حالت ہو گی تو گناہ دور ہونے شروع ہو جاویں گے۔ معرفت بھی ایک شئے ہے جو کہ گناہ سے انسان کو روکتی ہے۔ جیسے جو شخص سم الفار، سانپ اور شیر کو ہلاک کرنے والا جانتا ہے تو وہ ان کے نزدیک نہیں جاتا۔ ایسے جب تم کو معرفت ہو گی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکو گے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ یقین بڑھاؤ اور وہ دعا سے بڑھے گا اور نماز خود دعا ہے نماز کو جس قدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 589)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نماز میں حضور قلب کا سبق

ایک دلچسپ مثال کی شکل میں

حضرت حافظ سراج الحق صاحب نعمانی فرماتے ہیں

"ایک روز میں نے عرض کیا کہ حضرت...... نماز میں حضور اور لذت اور ذوق و شوق تضرع کیونکہ پیدا ہووے فرمایا کبھی مکتب میں پڑھے ہو۔ عرض کیا ہاں پڑھا ہوں۔ فرمایا کبھی استاد نے کان پکڑوائے ہیں۔ عرض کیا ہاں پکڑوائے ہیں۔ فرمایا پھر کیا حال ہوا عرض کیا کہ میں پہلے تو برداشت کرتا رہا اور جب تھک گیا اور ہاتھ میرے دکھ گئے اور درد ہو گیا اور پسینہ پسینہ ہو گیا تو رو پڑا اور آنسو جاری ہو گئے۔ فرمایا پھر کیا ہوا۔ عرض کیا پھر استاد کو رحم آگیا اور کان چھڑا دیئے اور خطا معاف کر دی پھر پیار کر لیا اور کہا جاؤ پڑھو۔ فرمایا

یہی حالت نماز میں پیدا کرو...... پھر خدا تعالیٰ کے رحم پر نظر ہو گی۔ اس کے بعد خدا بھی رجوع برحمت ہو گا اور دریائے رحمت الٰہی جوش مارے گا۔ پھر حضور اور خشوع و خضوع اور لذت اور ذوق و شوق پیدا ہو جاوے گا"

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم ص 212)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دورہ نمائندہ الفضل

○ مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ الفضل ربوہ شعبہ اشتہارات کی طرف سے اشتہارات کی ترغیب اور وصولی کے لئے آج کل اوکاڑہ کے دورہ پر ہیں۔ امراء، صدران، مربیان اور جملہ احباب اور کاروباری حضرات سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 107

ریکارڈ شدہ 21 مئی 2000ء
مرتبہ: حافظ عبدالحلیم صاحب

حضور ایدہ اللہ آج تقریباً دس گیارہ مہینوں کے بعد اردو کلاس میں رونق افروز ہوئے تھے۔ حضور انور نے تشریف آوری کے بعد فرمایا:۔ سارے ہی آگئے ہیں۔ آڈو صاحب بھی آگئے ہیں۔ زندہ باد شاباش۔

فرمایا:۔ میں اس اردو کلاس کی تھوڑی سی تمہید بتادوں۔ منصورہ حیدر کو جو خدا نے بچی دی ہے اس کی خوشی میں ہم یہ کر رہے ہیں۔ ڈاکٹروں نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ ان دونوں کے ہاں کبھی صحیح بچہ نہیں پیدا ہو سکتا۔ یا ہوگا ہی نہیں۔ یا خراب ہوگا۔ تو اللہ نے منصورہ کی دعاؤں کو سنا۔ اور پہلے ہی خواب میں دکھادیا تھا کہ صحیح بچہ آئے گا۔ بڑے زبردست Crisis آئے۔ اور وہ پوری طرح سوج گئی۔ اس کی جان کو بھی خطرہ ہو گیا لیکن خدا نے سب Crisis دور کر دیئے۔ آخر پہ صحت مند بچی پیدا کر دی۔ اس بچی کے آنے کی خوشی میں میں دعوت کر رہا ہوں۔ آپ سب کی طرف سے آپ بھی اس میں شامل ہیں۔ اور ہوگا یہ کہ جب وہ بچی آئے گی تو شوکت پہلے یہ نظم شروع کرے گی اور جب یہ پھول برسانے کی باتیں کرے گی۔ تو پھر ان پہ پھول برسائے جائیں گے۔ اور اس کے بعد ہماری وجیہہ ایک نظم پڑھے گی۔ حمد و ثنا کی باتیں نظم میں ہوں گی۔ تو حمد و ثنا کی نظم ہی پڑھے گی۔ اور پھر اس کے بعد کچھ اردو کلاس کی باتیں' واقعات اور ایک دو لطیفے بعد پھر اس کے بعد موٹے بچے کی نظم ہوگی۔ یہ کمال کی نظم پڑھے گا۔ "مرا نام پوچھو تو میں احمدی ہوں۔"

حضور انور نے بچی کے والدین کی آمد پر بڑے تپاک کے ساتھ السلام علیکم کے بعد فرمایا۔

دیکھا تم نے تمہاری بیٹی نے پرانے زمانے کی اردو کلاس لگادی۔

مبارکباد

محترمہ شوکت ہادی صاحبہ نے درج ذیل کلام ترنم سے پیش کیا۔

منصورہ لے کر آئی ہے
اپنی بھولی بھالی بچی

معجزہ ہے اک اللہ کا
اونچی قسمت والی بچی

حمد و ثنا کے نغمے گاؤ
گل برساؤ اردو کلاس

ڈاکٹر نے تو تھا یہ ڈرایا
منصورہ اور نیب کا بچہ
ہوا بھی تو معذور ہی ہو گا
پر یہ ہول نہ نکلا سچا

حمد و ثنا کے نغمے گاؤ
گل برساؤ اردو کلاس

بات ہوئی تو پوری وہی
جو اللہ نے بتلائی تھی

خواب میں اک خوشخبری بھاری
منصورہ کو دکھائی تھی
حمد و ثنا کے نغمے گاؤ

ارم نے بھی تو دیکھی تھی
خواب میں منصورہ کی لعل

پیاری لبی اور لم ڈھینگ
کرتی تھی جو دل کو نہال
حمد و ثنا کے نغمے گاؤ

ماں اور باپ ہیں دونوں خوش
خوش ہیں منصورہ کی ساس

تہنیت کرتی ہے پیش
جھک کر سب کو اردو کلاس
حمد و ثنا کے نغمے گاؤ

حضرت مسیح موعود کا کلام

محترمہ وجیہہ صاحبہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود کا کلام اپنے مخصوص ترنم سے پیش کیا۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی

سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سبحان من یرانی

ہے پاک پاک قدرت عظمت ہے اس کی عظمت
لرزاں ہیں اہلِ قربت کروبیوں پہ ہیبت

ہے عام اس کی رحمت کیونکر ہو شکر نعمت
ہم سب ہیں اس کی صنعت اس سے کرو محبت

غیروں سے کرنا الفت کب چاہے اس کی غیرت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

احباب کا اصرار

اردو کلاس کے متعلق لوگ پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہے کہ پھر شروع کرو۔ تو ہم دوبارہ تو اب شروع نہیں کرسکتے۔ مگر جو اردو کلاس کی لڑکیاں جو چھوٹی چھوٹی ہمارے ہاتھوں میں جوان ہوئی ہیں۔ جب وہ آگے بچے پیدا کریں گی۔ تو پھر ہم دعوت کر دیا کریں گے اگلی دعوت میری طرف سے نہیں ان کی طرف سے ہوگی۔ ثمرہ باجی یاد ہے آپ کو۔ اگلی دعوت جناب آپ کو کرنی پڑے گی۔ اور ایک دعوت فرینہ نے بھی کرنی ہے۔ اور فرینہ کے بھائی نے بھی کرنی ہے۔ اب اس کا انتظار کرو اس عرصے میں میں آپ کو اردو کلاس کی کچھ اور باتیں بتاتا ہوں۔

دعا کی طاقت

دعا کی بات چلی تھی نا کہ دعا میں بڑی طاقت ہے۔ اور یہ ایک زندہ نشان ہے جاہل لوگوں کو پتہ ہی نہیں کہ دعا کتنی بڑی طاقت ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) کے رفقاء کی بعض روایات دعا کے متعلق میں آپ کو پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔

حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) بیان کرتے ہیں کہ میرے قادیان ہجرت کر کے آنے سے پہلے کا واقعہ ہے (ابھی حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب ہجرت کر کے قادیان نہیں آئے تھے) کہ حضرت مسیح موعود (-) صبح آٹھ بجے کے قریب ہم آٹھ نو افراد کے ہمراہ موضع بسراواں کی طرف سیر کے لئے گئے۔ (بسراواں قادیان کے بالکل پاس ایک گاؤں ہے) رستے میں ایک دیہاتی کو جس نے کندھے پر گنے اٹھائے ہوئے تھے۔ اپنی طرف آتا دیکھ کر ٹھہر گئے۔ اس نے قریب آکر کہا مرزا جی! السلام علیکم حضرت مسیح موعود (-) نے وعلیکم السلام فرمایا۔ اس نے گنے زمین پر ڈال دیئے اور پنجابی میں کہا۔ کہ بارش کی کمی کی وجہ سے کنوؤں کا پانی سوکھ گیا ہے (جس طرح آجکل تھر کے علاقے میں ہو رہا ہے۔ تو اس نسبت سے یہ بہت اچھی روایت ہے۔ آپ سب لوگ تھر والوں کو بھی دعا میں یاد رکھیں۔)

مویشی بھوکے پیاسے مرنے لگے ہیں۔ فصل تباہ ہو گئی ہے۔ دیہاتی نے کہا گنے میں دیکھئے جو میں لے کے آیا ہوں اس میں رس کوئی نہیں ہے آپ بارش کے لئے دعا کریں۔

فرمایا:۔ اچھا! ضرور کروں گا۔

اور حضور روانہ ہوگئے۔ اس نے کہا یہ گنے میں آپ کے گھر چھوڑ آتا ہوں۔ کوئی دو بجے بعد دوپہر ایک بادل ظاہر ہوا۔ اور دیکھتے دیکھتے پورے آسمان پر چھا گیا۔ اور خوب زور سے بارش ہوئی۔ اور اتنی زیادہ کہ مجھے اس کی وجہ سے رات قادیان ہی ٹھہرنا پڑا۔ بہت پانی جمع ہو گیا۔

حضور انور نے فرمایا:۔ تو یہ ایک خدا کے فضلوں کا پانی آسمان سے اترتا ہے۔ اس کا نمونہ ہے۔

(جاری ہے)

کیا آپ کے بچوں نے قرآن پاک کا دور مکمل کرلیا ہے

وقارِ عمل کا اہتمام کر کے
اپنے ماحول کو صاف رکھئے

اجلاس بزم حسن بیان
شعبہ تعلیم مجلس
خدام الاحمدیہ مقامی

○ شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام بزم حسن بیان کا اجلاس مورخہ 20 ستمبر 2000ء بروز بدھ نماز مغرب کے بعد دفتر مقامی کی بالائی منزل میں منعقد ہوا۔ ربوہ کے مختلف محلہ جات سے علمی و ادبی ذوق رکھنے والے خدام نے شرکت کی۔ اس اجلاس کے مہمان خصوصی فخرالحق شمس صاحب تھے۔ کمپیئرنگ بزم حسن بیان کے صدر ملک عمر وسیم صاحب نے کی۔ اس علمی و ادبی محفل کی رونق بڑھانے کے لئے مختلف خدام نے نظمیں' غزلیں وغیرہ پیش کیں جن میں بعض محترم چوہدری محمد علی صاحب اور جناب عبیداللہ علیم کی غزلیں بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بعض تحقیقی مضامین بھی پڑھے گئے اور حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کا تعارف خدام نے بڑی خوبصورتی سے پیش کیا۔ آخر پر محترم مہتمم صاحب مقامی نے حاضرین سے خطاب کیا۔ مہمان خصوصی نے اختتامی کلمات میں کہا کہ اس طرح کی علمی و ادبی مجالس منعقد کرنے سے ربوہ کے خدام کو مصروف رکھنے میں مدد ملے گی۔ ان مجالس میں حضرت مسیح موعود کے علم کلام سے خدام کو متعارف کرایا جائے اور اہمیت واضح کی جائے۔

محترم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب ناظم تعلیم بزم حسن بیان کی یہ مجالس محنت سے منعقد کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ کی یہ تیسری مجلس تھی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سالانہ پکنک خدام
الاحمدیہ ضلع لاہور

○ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی سالانہ پکنک 23' 24 ستمبر 2000ء کو منعقد ہوئی 23۔ ستمبر کو قائد صاحب نے افتتاح فرمایا۔ اور رات کو علمی مقابلے ہوئے 24 ستمبر کو ورزشی مقابلے ہوئے۔ جن میں نیزہ بازی کا دلچسپ پروگرام بھی تھا۔ تلقین عمل کے پروگرام میں مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب کے علاوہ امیر صاحب ضلع نے خطاب فرمایا۔ اختتامی اجلاس میں مکرم صدر خدام الاحمدیہ محترم سید محمود احمد صاحب نے خطاب فرمایا اور انعامات تقسیم فرمائے۔

اس پکنک میں 3500 سے زائد خدام شریک ہوئے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

”شہزادہ عبداللطیف کے لئے جو قربانی مقدر تھی وہ ہو چکی اب ظالم کا پاداش باقی ہے“

اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی کے نشانات کا طویل سلسلہ

”آہ نادر شاہ کہاں گیا“ کی پیشگوئی کا حیران کن ظہور

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

قسط سوم، آخر

1924ء کے واقعات کا پس منظر

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ واقعات 1924ء میں کیوں شروع ہوئے۔ اپنے چچا سردار نصراللہ کے برعکس امیر امان اللہ کو مذہب سے کوئی سروکار نہ تھا۔ بلکہ ان کی مغرب پسندی تو مغرب پرستی تک پہنچی ہوئی تھی۔ پھر ان کی اپنی حکومت آغاز سے ہی مذہبی آزادی کے بلند بانگ اعلانات کرتی رہی تھی۔ وزیر خارجہ محمود طرزی زبانی بھی اور تحریری طور پر بھی یہ یقین دہانی کرا چکے تھے کہ افغانستان میں احمدیوں کو باقی لوگوں کی طرح مذہبی آزادی حاصل رہے گی۔ اور مولوی نعمت اللہ صاحب تو 1919ء سے افغانستان میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ یہ بات حکام کے علم میں تھی۔ اب یکلخت 1924ء میں ایسی کیا انوکھی بات ہو گئی تھی کہ حکومت کی نظر میں احمدیوں کو سنگسار کرنا اتنا ضروری ہو گیا تھا؟

درحقیقت حکومت کے ان اقدامات کا مذہبی نظریات سے کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ یہ اقدامات اپنے اقتدار کی ڈگمگاتی اور ڈوبتی کشتی کو بچانے کے لئے کئے گئے تھے۔ 1923ء کے اختتام پر امیر امان اللہ نے نظام نامہ کے نام سے نئے قوانین کا اعلان کیا۔ شروع ہی سے علماء کی اکثریت اس کی مخالفت کر رہی تھی۔ انہیں لڑکیوں کے نظام تعلیم پر اعتراض تھا۔ بچوں کی شادی کے قوانین پسند نہیں تھے۔ وہ فوجیوں کی بھرتی کے قوانین سے مطمئن نہیں تھے۔

خوست کے علاقے میں منگل قبیلے اور دوسرے قبائل میں بغاوت کے لئے کھچڑی پکنی شروع ہوئی۔ احمدیوں سے بھی رابطہ کیا گیا کہ وہ بھی اس سازش کا حصہ بنیں۔ لیکن احمدیوں نے کسی قسم کے فتنہ و فساد کا حصہ بننے اور اپنے ملک کا امن خراب کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر کچھ سرکردہ لوگوں نے عوام کو بھڑکایا اور احمدیوں کو طرح طرح کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اس باغی گروہ کا سرکردہ پیر مولوی عبداللہ اخوندزادہ تھا جو اپنی ٹانگ کے نقص کی وجہ سے پیر لنگ کہلاتا تھا۔ اس کا تعلق پیر صاحب مانکی شریف سے تھا۔ یہ وہ پیر صاحب تھے جن کے کئی مرید حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب کے زمانے میں خوست میں موجود تھے ان کے کہنے پر شہزادہ صاحب نے حالات معلوم کرنے کے لئے دو مرتبہ ان کے پاس جا کر ملاقات کی تھی۔ خاص طور پر دوسری ملاقات کے بعد بعض خلاف سنت طریقے دیکھ کر ان سے بیزار واپس آئے تھے۔ یہ بات افغانستان میں ان کے مرید بخوبی جانتے تھے۔ ایک تو ماضی میں یہ وجہ اختلاف اور دوسرے احمدیوں کا یہ اصرار کہ وہ فتنہ و فساد کا حصہ نہیں بنیں گے۔ ان باتوں سے ملائے لنگ کا غصہ اور بھڑک اٹھا۔ جب اسے اور دوسرے علماء کو مذاکرات کے لئے امیر امان اللہ نے کابل بلایا تو ملائے لنگ نے ایک اور پینترا بدلا۔ اس نے وہاں یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ امیر امان اللہ قادیانی لگتا ہے۔ تبھی تو اس نے قادیانی مربی کو کابل میں رہنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اسے چاہئے کہ اپنے باپ کی طرح احمدیوں کو سنگسار کرے۔ ایک تو بغاوت کی خبریں اور پھر یہ زہریلا پروپیگنڈا، امیر امان اللہ کی ہمت جواب دینے لگی۔ اتنا مضبوط دل تو تھا نہیں کہ خراب حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں۔ اس صورت حال میں عہد شکن امیر نے یہ سوچا کہ دو چار معصوم احمدیوں کا خون بہانے سے اس کے اقتدار کو سہارا مل جائے گا۔ تشدد پسند گروہ خوش ہو جائے گا تو بغاوت نہیں ہو گی اور سب ٹھیک ہو جائے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا اور ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ اس خون سے ملائے لنگ کی پیاس نہیں بجھی اور مسلح بغاوت شروع ہو گئی۔ یہ بغاوت اتنی سنگین تھی کہ ایک مرحلے پر تو ایسا لگا کہ جیسے کابل بھی باغیوں کی زد میں آچکا ہے۔ امیر کی پالیسیاں اتنی متنازعہ ہو چکی تھیں کہ جنرل نادر خان نے بغاوت فرو کرنے والی افواج کی قیادت کرنے سے انکار کر دیا اور انہیں کچھ عرصہ کے بعد سفیر بنا کر فرانس بھجوا دیا گیا۔ انگریزوں سے اسلحہ اور دو ہوائی جہاز خریدے گئے اور اس زمانے میں پچاس لاکھ پونڈ کی کثیر رقم کا نقصان اٹھایا گیا، تب جا کر بغاوت دبائی گئی۔ ملائے لنگ اور اس کے گھرانے کے تمام مرد افراد کو کابل بلا کر سنگسار کر دیا گیا۔ اس طرح ملائے لنگ جو احمدیوں کو سنگسار کروانے کا باعث بنا تھا، خود سنگسار کر دیا گیا۔ اسٹا اولیسن (Asta Olesen) نے اپنی کتاب Islam and politics in Afghanistan میں یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ احمدیوں کا قتل محض ملائے لنگ اور اس کے گروہ کو خوش کرنے کے لئے کروایا گیا تھا۔ (ص 139، 142)

امیر امان اللہ کا ستارہ عروج پر

بالعموم دنیا کی حکومتیں اور رائے عامہ ایک واقعے کی بھرپور مذمت کرتے ہیں مگر کچھ عرصہ کے بعد بات آئی گئی ہو جاتی ہے اور ظلم فراموش کر دیا جاتا ہے۔ ستمبر 1927ء میں جب دنیا مولوی نعمت اللہ صاحب کا واقعہ فراموش کر چکی تھی، امیر امان اللہ نے اپنے مشہور غیر ملکی دورے کا آغاز کیا۔ کراچی کے ایک باغ میں استقبالیہ دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ ستم ظریفی یہ کہ اس دعوت میں امیر امان اللہ نے تقریر کرتے ہوئے مذہبی رواداری پر بہت زور دیا اور ہندوستان کے مسلمانوں کو متنبہ کیا کہ وہ کم علم مولویوں کے بہکانے میں نہ آئیں۔ یہ لیکچر بازی کرتے ہوئے اگر وہ اپنے ہاتھوں کی طرف ہی دیکھ لیتے تو انہیں پتہ چلتا کہ وہ ہاتھ معصوم لوگوں کے خون سے رنگے ہوئے تھے۔

امیر امان اللہ نے مصر، اٹلی، فرانس، برطانیہ، روس، ترکی، جرمنی اور ایران کا دورہ کیا۔ ہر جگہ ان کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ بادشاہوں اور سربراہان مملکت نے اعلیٰ اعزازات سے نوازا اور شاندار استقبالئے پیش کئے۔ اقتصادی طور پر ہر قسم کی مدد کا وعدہ کیا گیا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی نے اعزازی ڈگری دی۔ ذرائع ابلاغ میں ان کے دورے کو خاص اہمیت دی گئی۔ کچھ عرصہ قبل تک افغانستان ایک الگ تھلگ نیم آزاد ریاست تھا۔ لیکن اب خارجہ پالیسی کی اتنی بڑی کامیابی واقعی اہم تھی۔ اس دورے کی دوسری اہم بات یہ تھی کہ امیر امان اللہ یورپ کی چکا چوند سے بہت متاثر تھے۔ بنیادی طور پر کمزور شخصیت کا یہی مسئلہ بہت سنگین ہوتا ہے۔ وہ کبھی اِس کے آگے سجدے میں گر جاتا ہے اور کبھی اِس کے آگے سجدے میں گر جاتا ہے۔ برطانیہ میں مسلمانوں کی ایک تنظیم نے ان کے اعزاز میں استقبالیہ دینا چاہا تو امیر امان اللہ نے شمولیت سے انکار کر دیا۔ سات ماہ کے کامیاب دورے کے بعد امیر امان اللہ خود اپنی رولز رائس چلا کر کابل میں داخل ہوئے۔ ان کی واپسی پر کابل میں تین دن کے جشن اور تعطیل کا اہتمام کیا گیا تھا۔

امیر امان اللہ نے پانچ دن ایک تقریر کی۔ انہوں نے اپنے تاثرات بیان کئے اور آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کیا۔ اب وہ افغانستان کو مکمل طور پر مغربی رنگ میں رنگین دیکھنا چاہتے تھے۔ لیکن ان کی آمد سے قبل ہی ان کے خلاف سازش کے بیج بوئے جا چکے تھے۔

امیر امان اللہ کی مخالفت

امیر امان اللہ کی وطن واپسی سے قبل ہی ان کی اور ملکہ ثریا کی کچھ تصاویر کابل میں تقسیم ہونے لگ گئی تھیں ان تصاویر میں ملکہ ثریا بے پردہ، یورپی لباس میں ملبوس غیر مردوں کے شانہ بشانہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کی وجہ سے افغان علماء اور عوام میں امیر امان اللہ کی مخالفت بھڑک اٹھی۔ یہ سب تصاویر اصلی نہیں تھیں۔ ان میں کچھ جعلی تصاویر بھی شامل تھیں جن میں ملکہ ثریا نے نامناسب لباس پہنا ہوا تھا۔ ان تصاویر کی تیاری اور اشاعت میں ایک شخص کا ہاتھ تھا جو کوئٹہ میں بیٹھ کر یہ کام کر رہا تھا۔ یہ شخص مولوی نجف علی تھا۔ وہی نجف علی جو کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کے خلاف سازش میں پیش پیش تھا۔

(Islam and Politics in Afghanistan page 146)

ایک وقت تھا کہ یہی شخص امیر حبیب اللہ کو صاحبزادہ صاحب کے قتل پر اکسا رہا تھا اور اب یہی شخص امیر حبیب اللہ کے بیٹے کو تاج و تخت سے محروم کرنے کی سازش میں اہم کردار ادا کر رہا تھا۔

کابل واپس پہنچ کر امیر امان اللہ نے اپنے خاندان کی کچھ خواتین کو پردہ اتارنے کی ہدایت کی اور ملکہ ثریا نے علامت کے طور پر ایک پبلک مجلس میں اپنا نقاب اتارا۔ یہ صورت حال

دیکھ کر مولویوں کا ایک وفد امیر سے ملنے گیا اور اس بے پردگی پر احتجاج کیا۔ اس پر امیر نے جواب دیا کہ آخر گاؤں کی عورتیں بھی تو پردہ نہیں کرتیں، انہیں کیوں پردہ نہیں کرایا جاتا۔ اس پر کچھ نے جواب دیا کہ انہیں تو غربت کی وجہ سے باہر کام کاج کے لئے جانا پڑتا ہے۔ جبکہ ملکہ کو تو اس قسم کی مشکل کا سامنا نہیں ہے۔ لیکن امیر نے ان کو درشت جواب دے کر واپس کر دیا۔ جس طبقے کو خوش کرنے کے لئے امیر نے معصوم احمدیوں کا خون بہایا تھا، آج خدا کی قدرت کسی اور ذریعے سے ان کے ساتھ دشمنی پیدا کر رہی تھی۔

ستمبر 1928ء میں جرگے کا اجلاس بلا کر ایک پارلیمنٹ بنانے کا فیصلہ ہوا۔ کچھ عرصہ بعد خواندہ افغانوں کے ووٹوں سے 150۔ اراکین پر مشتمل پارلیمنٹ بنائی گئی گو تعلیم کے متعلق کچھ مناسب فیصلے بھی کئے گئے لیکن اب امیر کے فیصلوں کا عمومی توازن بگڑتا جا رہا تھا۔ بہر حال ان کا کم از کم ایک فیصلہ ضرور دلچسپ تھا۔ انہوں نے یورپ سے واپسی پر دیوبند کے علماء پر پابندی لگا دی۔

(Islam and Politics in Afghanistan page 144)

مولوی نعمت اللہ صاحب کے سنگسار کئے جانے پر ناظم دیوبند نے مبارکباد کا پیغام بھجوایا تھا اور خوب زمین و آسمان کے قلابے ملائے تھے۔ اب امیر امان اللہ اس کا اجر لوٹا رہے تھے۔ اگر وہ واقعی امیر امان اللہ کے ایسے ہی معتقد تھے جیسا کہ انہوں نے اپنے پیغام میں لکھا تھا کہ ان کے فیصلوں سے خلفاء راشدین کے عہد کی یاد تازہ ہو گئی تھی تو چاہئے تھا کہ اس فیصلے کے آگے بھی سر تسلیم خم کر دیتے۔

پھر امیر امان اللہ نے فرمان جاری کیا کہ مارچ 1929ء سے کابل کی حدود میں تمام مرد یورپی لباس پہنیں گے اور ہیٹ پہننا بھی ضروری قرار دے دیا گیا۔ اس فیصلے سے فائدہ صرف پرانے کپڑوں کے دوکانداروں کو ہوا جنہوں نے کئی ان پڑھ افغانوں سے ان کپڑوں کی من مانی قیمتیں وصول کرنی شروع کر دیں۔ ایک درباری نے مغربی لباس تو پہن لیا مگر بیچارے اپنے آپ کو پگڑی سے علیحدہ کرنے پر آمادہ نہ کر سکے۔ امیر انہیں دیکھ کر اتنے غصے میں آ گئے کہ خود پگڑی اتار کر پھاڑ دی۔

(History of Afghanistan by percy sykes page311-312)

امان اللہ کا انجام

اب علماء ان پر کفر کے فتوے لگا رہے تھے۔ امیر امان اللہ نے بھی اس پر اکتفاء نہیں کی بلکہ اب وہ ہر ہفتے دو ہفتے کے بعد پہلے سے زیادہ نامعقول فرمان جاری کر دیتے۔ آخر کار مشرق میں شنواری قبیلے نے بغاوت کر دی۔ اور جلال آباد پر حملہ کر کے شاہی محل کو آگ لگا دی۔ پھر انہوں نے کابل کی طرف پیش قدمی شروع کر دی اور بہت سے دوسرے قبائل کے سرکاری فوجی بھی ان سے ملنے لگے۔ کچھ ہچکچاہٹ کے بعد امیر امان اللہ نے اپنی فوج ان کی طرف روانہ کی لیکن وہ باغیوں کو روکنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ دوسری طرف شمال میں ایک سابق مفرور فوجی جو کافی عرصے سے ڈاکے مارنے کا کام کر رہا تھا اپنی فوج بنا کر کابل کی سرحد پر آن پہنچا۔ بہت کم ہوتا ہے کہ ظالم شخص بہادر نکلے۔ امیر امان اللہ بھی اپنے چچا کی طرح شجاعت سے محروم تھے۔ یہ حالات دیکھ کر ان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ وہ اپنے بھائی عنایت اللہ کے حق میں دستبردار ہوئے اور قندھار کی طرف بھاگ گئے۔ تین دن کے بعد عنایت اللہ نے بھی بوریا بستر سمیٹا اور فرار ہو گئے۔ امیر امان اللہ نے یہ دیکھ کر پھر ذہنی قلابازی کھائی اور اپنے بادشاہ ہونے کا اعلان کیا۔ لیکن ایک ہی شکست کے بعد پھر ہندوستان کی طرف بھاگ گئے۔ وہ جرات سے ایک بار پھر خالی نکلے حالانکہ ابھی ان کے پاس فوج موجود تھی اور شمال میں ان کی حامی فوج جمع ہو رہی تھی۔ سب کچھ تھا، بس ہمت نہیں تھی۔ امان اللہ بمبئی میں ایک بحری جہاز پر عام مسافر کی طرح سوار ہوئے۔ ملکہ ثریا اور ان کا بیٹا ہمراہ تھے۔ جس نے تخت کا وارث بننا تھا وہ بدنصیبیوں کا وارث بنا۔ دیکھنے والوں نے دیکھا اور یہ عبرتناک منظر قلمبند کیا۔ امان اللہ نے ایک میلی قمیص پہنی ہوئی تھی اور سب سے کمتر حال میں نظر آ رہے تھے۔ کچھ دیر تو ضبط کیا پھر حوصلہ نہ رہا تو اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔ خدا جانے کہ اپنے آنسو چھپا رہے تھے یا یہ بدلتا ہوا منظر دیکھنے کا حوصلہ نہیں تھا۔ بمبئی سے اٹلی پہنچے۔ جہاں ایک دن شاہی مہمان بنے تھے، آج اسی ملک میں ایک پناہ گزیں کی حیثیت سے داخل ہوئے۔ جہاں پر انہوں نے باقی عمر کسمپرسی کی حالت میں گزارنی تھی۔ ظالم کا انجام بھی باقیوں کے لئے ایک نشان ہوتا ہے، پر شرط یہ ہے کہ دل میں خوف کردگار ہو۔

محمود طرزی کا انجام

باقی رہے محمود طرزی جنہوں نے احمدیوں کو مذہبی آزادی کی ضمانت دی تھی اور پھر بے بس مجرم بنے رہے۔ آج حالات واقعی ان کے ہاتھ سے نکل چکے تھے او . اب خدا کی قدرت ان کو بے بس تماشائی بننے پر مجبور کر رہی تھی۔ انہوں نے پہلے چند ماہ ایران میں گزارے پھر ترکی میں پناہ لی۔ وہ قسطنطنیہ میں رہنے لگے۔ اکثر تنہا سڑکوں پر نکل جاتے۔ ہاتھ میں نوٹ بک ہوتی جس پر اپنے تاثرات لکھتے رہتے۔ یا کسی کیفے میں تنہا بیٹھ کر لوگوں کو دیکھتے رہتے۔ اخبار اٹھا کر بھی نہ دیکھتے۔ چند سال بعد ان کا جگر کے سرطان سے انتقال ہو گیا اور انہیں باسفورس کی ایک پہاڑی پر دفن کر دیا گیا۔ انہوں نے افغانستان کو ایک جدید اور ترقی یافتہ ریاست بنانے کا خواب دیکھا تھا۔ یہ خواب آج بھی تعبیر کی تلاش میں بھٹک رہا ہے۔

(Afghanistan by Louis Dapree page438-440)

اب افغانستان حبیب اللہ عرف بچہ سقہ کے شکنجے میں تھا۔ سابق سپاہی جو بعد میں لٹیرا بن گیا، اب تاج شاہی پہن کر بیٹھا ہوا تھا۔ انہی علماء اور عمائدین نے اس کی بادشاہت کے اعلان پر دستخط کئے۔ مگر بچہ سقہ کی پرانی عادتیں ختم نہیں ہوئی تھیں۔ کوہستان کے فوجیوں پر مشتمل ایک فوج بنائی۔ زائد ٹیکس تو ختم کر دیئے گئے لیکن لوٹ مار کی کھلی چھٹی تھی۔ امراء کو باقاعدہ طور پر اذیتیں دے کر ان سے دولت چھینی گئی۔ مخالف قبائل کی طرف فوج کشی کی گئی۔ مختصر یہ کہ صرف قتل و غارت اور لوٹ مار کی اجازت تھی۔

نادر خان کی واپسی

یہ خبریں فرانس میں سابق کمانڈر انچیف نادر خان تک پہنچ رہی تھیں۔ نادر خان اس وقت بیمار تھے۔ ان کے سینے میں پانی پڑ چکا تھا۔ وہ علالت کے یہ ایام فرانس کے ساحلی علاقے میں گزار رہے تھے۔ طبیعت کے بہتر ہوتے ہی انہوں نے واپس افغانستان جانے کا فیصلہ کیا۔ وہ اپنے دو بھائیوں ہاشم خان اور شاہ ولی خان سمیت ہندوستان پہنچ گئے۔ پہلا مرحلہ اپنے پرانے مدمقابل یعنی انگریزوں سے مذاکرات کا تھا۔ انگریزوں نے انہیں اپنے علاقے سے گزر کر افغانستان جانے کی اجازت دے دی لیکن ایک شرط پر۔ اور وہ یہ کہ اگر نادر خان یا ان کا کوئی بھی ساتھی پسپا ہو کر واپس ہندوستان کی سرحدوں میں داخل ہوا تو انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔

8 مارچ 1929ء کو نادر خان سرحد عبور کر کے خوست کے علاقے میں داخل ہوئے۔ لشکر ترتیب دینے کے بعد گردیز سے ہوتے ہوئے کابل کی طرف بڑھنا شروع ہوئے۔ اس مہم کی قیادت شاہ محمود کر رہے تھے۔ برکی کے مقام پر بچہ سقہ کی افواج سے پہلا مقابلہ ہوا۔ دوران جنگ ان کی فوج کے عقب پر ایک غدار نے جو بظاہر ان کے ساتھ ملا ہوا تھا حملہ کر دیا۔ اور اس طرح نادر خان کی حامی افواج کو شکست ہوئی۔ گردیز واپس آ کر پھر لشکر ترتیب دینے کی کوشش کی گئی لیکن 26 جون کو گردیز بھی ہاتھ سے نکل گیا۔ 10 جولائی کو لوگر وادی کی طرف سے حملہ ہوا۔ شاہ محمود لشکر کی قیادت کر رہے تھے مگر پھر بچہ سقہ کی حامی افواج نے شکست دی۔ اگر امان اللہ جیسا کوئی کم ہمت ہوتا تو فرار ہو جاتا لیکن نادر خان نے ہمت نہیں ہاری۔ ان کے ایک بھائی ہاشم خان پیچھے ہٹتے ہوئے ہندوستانی سرحد میں داخل ہوئے تو ان کو گرفتار کر لیا گیا۔

اب نادر خان نے نئی حکمت عملی اپنانے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے 'اصلاح' کے نام سے ایک اخبار جاری کیا جو کہ خفیہ طور پر کابل کے اندر پہنچا کر تقسیم کیا جاتا تھا۔ اب نادر خان وہ جنگ لڑ رہے تھے جو بچہ سقہ جیسے شخص کی سمجھ سے بالا تھی۔ لوگوں میں نادر خان کے لئے ہمدردی پیدا ہونی شروع ہوئی۔ 18 ستمبر کو وزیر قبیلے کا لشکر بھی نادر خان سے آن ملا۔ یہ دونوں لشکر مل کر کابل کی طرف بڑھنا شروع ہوئے بچہ سقہ کی فوج ان کو روکنے کے لئے جنوب کی طرف بڑھی اور چراسیا کے مقام پر دونوں افواج کا آمنا سامنا ہوا۔ بچہ سقہ کی فوج محفوظ مورچوں میں بیٹھ کر لڑ رہی تھی۔ جب معرکہ شروع ہوا تو نادر خان کے حامی بھاگ پڑے۔ دشمن نے مورچے چھوڑ کر ان کا پیچھا شروع کیا۔ مگر انہیں یہ علم نہیں تھا کہ ان کا مدمقابل حکمت کے تحت بھاگا تھا تاکہ انہیں ان کے محفوظ مقام سے باہر نکالا جا سکے۔ اچانک نادر خان کی فوج نے پلٹ کر حملہ کر دیا اور بچہ سقہ کا لشکر بری طرح شکست سے دوچار ہوا۔ 10۔ اکتوبر کو نادر خان کے حامی کابل میں داخل ہوئے اور بچہ سقہ اپنے علاقے کوہستان کی طرف بھاگ گیا۔ لیکن بالآخر گرفتار ہوا۔ اسے اور اس کے مصاحبوں کو سزائے موت دے دی گئی۔

نادر شاہ بادشاہ بن گئے

افغان روایات کے برعکس کابل میں داخل ہونے سے قبل نادر خان نے اپنے بادشاہ ہونے کا اعلان نہیں کیا تھا۔ بعض کا خیال تھا کہ وہ امان اللہ کو واپس بلا کر تخت نشین کریں گے۔ قبائلی افواج نادر خان کو بادشاہ بنانے کی حامی تھیں۔ بالآخر نادر خان کو بادشاہ بنا دیا گیا۔ ماضی کے برعکس انہوں نے امیر کا لقب اختیار نہیں کیا بلکہ 'نادر شاہ' کے نام سے تخت نشین ہوئے۔ ستمبر 1930ء میں افغان جرگہ نے ان کی بادشاہت کی تصدیق کر دی۔ اس نادر شاہ نے اپنے ہموطنوں کو بچہ سقہ کے ظلم سے نجات دلائی۔

جب حضرت مسیح موعود کو "آہ نادر شاہ کہاں گیا" کا الہام ہوا تھا، اس وقت نادر شاہ نام کی کوئی شخصیت منظر پر موجود نہیں تھی۔ لیکن اب ایک نادر شاہ افغانستان پر حکومت کر رہا تھا۔ اور اس الہام سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اچانک قابل افسوس طریق پر منظر سے غائب ہوگا اور یہ بات بہت سے لوگوں کے لئے صدمے کا باعث ہوگی۔

اب وقت کے تقاضے بدلتے جا رہے تھے۔ سلطنت برطانیہ کو افغانستان کے علاقے کو محکوم بنانے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ بلکہ روس اور برطانوی علاقے کے مابین ایک مستحکم افغانستان برطانیہ کے مفاد میں تھا۔ چنانچہ نئی حکومت کو مالی امداد کے علاوہ اسلحہ بھی دیا گیا تاکہ مختلف سمت سے اٹھنے والی بغاوتوں پر قابو پایا جا سکے۔ جب سرحد پار برطانوی علاقے میں آفریدی اور مہمند قبائل نے بغاوت کی تو نادر شاہ نے ان کی کوئی مدد نہیں کی۔ شاید وہ سمجھ چکے تھے کہ اس قسم کی

غیر منظم لشکر کشیوں سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ جب کانگرس کی پشت پناہی سے خدائی خدمتگاروں نے سول نافرمانی کی تحریک چلائی تو اسے بھی نادر شاہ کی کوئی ہمدردی حاصل نہیں ہوئی۔

(History of Afghanistan by percy sykes Page324-326)

1931ء میں آئین یا کم از کم آئین کا مبہم سا خاکہ بنایا گیا' جس میں حکومت' مذہبی شخصیات اور جدید دور کے تقاضوں میں توازن اور ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔

کاروباری' زرعی اور صنعتی عمل شروع ہوا۔ پہلے ہندوستان اور پھر یورپ کی منڈیوں میں قراقلی کی برآمد کو فروغ حاصل ہوا۔ پھر سوویت یونین کو کپاس برآمد کرنے کا آغاز ہوا۔ اس کے نتیجے میں شمالی افغانستان میں کپاس کی پیداوار شروع ہوئی اور نئی زمینیں آباد ہونے لگیں۔ اس کے بعد جننگ اور صابن بنانے کے چھوٹے چھوٹے صنعتی یونٹ لگنے لگے۔ شمالی افغانستان میں سیم زدہ زمینوں کو قابل استعمال بنانے کا کام شروع ہوا۔

امیر امان اللہ کا حامی ایک چرخی خاندان تھا' جس کے تین بھائی بڑے بڑے عہدوں پر فائز تھے۔ ان میں سے ایک غلام نبی چرخی بھی تھے۔ وہ امان اللہ کے زوال کے وقت ماسکو میں سفیر تھے۔ جب امان اللہ کے خلاف بغاوت ہوئی تو وہ روسی اسلحے سمیت شمالی افغانستان میں فوج جمع کر رہے تھے لیکن اس دوران امان اللہ فرار ہو گئے۔ نادر شاہ نے کچھ عرصہ بعد غلام نبی چرخی کو ملک واپس آنے کی دعوت دی۔ جب دلکشا محل میں دونوں کی ملاقات ہوئی تو وہاں پر موجود ایک غیر ملکی کے مطابق نادر شاہ تو تواضع سے ملے لیکن چرخی کی آنکھوں سے نفرت کے شعلے نکلتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ غلام نبی چرخی کی وطن آمد کے کچھ ہی عرصہ بعد مشرقی افغانستان میں بغاوت شروع ہو گئی۔ تحقیقات پر چرخی ملوث نکلے چنانچہ انہیں سزائے موت دی گئی۔ ان کی موت کے ٹھیک ایک سال کے بعد نادر شاہ اپنے محل میں انعامات تقسیم کر رہے تھے کہ ایک لڑکے عبدالخالق نے اچانک پستول سے تین فائر کر کے نادر شاہ کو قتل کر دیا۔ کچھ کے مطابق یہ عبدالخالق غلام نبی چرخی کا منہ بولا بیٹا تھا' کچھ کہتے ہیں کہ حقیقی بیٹا تھا۔ نادر شاہ نے اپنے ملک کو خون ریزی اور مظالم سے نجات دلائی تھی اور بہتر حکومت مہیا کی تھی۔ اس طرح ان کی اچانک موت اہل افغانستان کے لئے صدمے کا باعث تھی۔ یوں حضرت مسیح موعود کا الہام "آہ نادر شاہ کہاں گیا" پوری شان و شوکت سے پورا ہوا۔ یہ پوری دنیا کے لئے بالعموم اور افغانستان کے لئے بالخصوص ایک نشان تھا۔

ان کی موت پر افغان تاریخ کے ماہر Percy Sykes لکھتے ہیں۔

"اس طرح نادر شاہ ختم ہو گئے۔ جو کہ افغانستان کے عظیم ترین حکمرانوں میں سے تھے۔ انہوں نے کسی دولت یا پیروکاروں کے بغیر اور باوجود خراب صحت کے' صرف اپنی شخصیت کی قوت اور ہمت سے اپنے اہل وطن کو نجات دلائی اور طوائف الملوکی سے انہیں بچایا جو کہ ایک نسل تک جاری رہ سکتی تھی۔ تخت پر بیٹھنے کے بعد سختی' حکمت عملی اور محبت سے انہوں نے افغانستان کو امن کے انمول تحفے سے نوازا اور ایک نئے سرے سے قومی یکجہتی کی بنیاد رکھی۔"

(History of Afghanistan by Percy sykes page 328)

فہرست کتب

(1) تذکرۃ الشہادتین

(2) Under the absolute Amir by Frank Martin

(3) History of Afghanistan by percy sykes

(4) Afghanistan by Louis Dapree

(5) Islam and Politics in Afghanistan by Asta Olesen

(6) عاقبۃ المکذبین مصنفہ محمد یوسف قاضی

(7) تاریخ احمدیت جلد 5

(8) رسالہ شیخ عجم مصنفہ میر مسعود احمد صاحب

مکرم سید قمر سلیمان صاحب

اگر ہر بال ہو جائے سخنور تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر

چھوٹی۔چھوٹی خوشیاں

آنحضورؐ کا ارشاد ہے کہ "کسی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کی نیکی ہو۔"

اس ارشاد سے صاف ظاہر ہے کہ خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی ایک نیکی ہے۔ اور اگر یہ نیکی معاشرے میں پھیل جائے تو انسانیت کے بہت سے مسائل حل ہو جائیں۔ لیکن ستم یہ ہے کہ لوگ دوسروں سے تو یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں مگر خود خصوصاً جب وہ اپنے ماتحتوں یا ایسے لوگوں سے ملتے ہیں جنہیں وہ معاشرے میں اپنے سے کم تر خیال کرتے ہیں تو تمام خندہ پیشانی ہوا ہو جاتی ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ اگر اپنے ماتحتوں سے عمدہ سلوک کیا گیا تو یہ سر چڑھ جائیں گے۔ حالانکہ انصاف کی بات یہ ہے کہ ایسے لوگ اگر اپنے ماتحتوں کے بارہ میں کوئی طریق اختیار کریں تو پھر اپنے سے بالا لوگوں سے اپنے بارہ میں اس طریق کی توقع کیوں نہیں کرتے؟

دراصل انسان کے اندر مقابلہ کرنے اور جیتنے کی ایسی صلاحیت ہے جو تقریباً ہر موقع پر اپنا اظہار چاہتی ہے۔ اور خواہ اس اظہار کے نتیجہ میں انسان شرف انسانیت سے نیچے جا پڑے وہ اس کا کسی نہ کسی طور اور اکثر غلط طور پر اظہار کر کے بظاہر خود کو مطمئن محسوس کرتا ہے۔ مگر یہ اطمینان ایسا عارضی سا ہے کہ پھر کوئی نہ کوئی شخص کسی نہ کسی پہلو سے آگے بڑھ جاتا ہے اور یہ پھر نئے سرے سے جیتنے کی اس بے معنی دوڑ میں بھاگنا شروع کر دیتا ہے۔

ایک امریکن لڑکی نے ایک دفعہ اس کا تجزیہ اپنے خاندانی حالات میں اس طرح کیا کہ اس کا باپ بہت محنت کرتا رہا اور روزانہ چودہ۔ چودہ گھنٹے کام کرتا رہا اور ان کے پاس اپنے ہمسایوں کے مقابلہ پر نسبتاً زیادہ بہتر اشیاء موجود رہنے لگیں۔ کئی سال کی اس جان توڑ محنت کے بعد بالآخر ان کے پاس اتنی رقم اکٹھی ہو گئی کہ انہیں خیال آیا کہ جس علاقہ میں ان کی رہائش ہے وہ تو غرباء کا علاقہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے امراء کے ایک مہنگے علاقہ میں مکان خرید لیا۔ اور خیال کرنے لگے کہ اس شدید محنت کا دور ختم ہو گیا ہے۔ مگر چند ہی روز میں انہیں اس بات کا احساس ہوا کہ اس علاقہ میں تو وہ سب سے غریب ہیں۔ چنانچہ پھر سے جان توڑ محنت کا چکر شروع ہو گیا۔

خداتعالیٰ نے انسان کو لامحدود ترقیات کے لئے لامحدود دماغ سے نوازا ہے چنانچہ اس میں ابھرنے والی خواہشات بھی لامحدود ہوتی ہیں۔ اور اگر انسان ان خواہشات کی تکمیل کے چکر میں پھنس جائے تو پھر اطمینان دماغ سے نکل جاتا ہے اور وہ اپنے سے بالا لوگوں پر نظر رکھتے ہوئے خواہ مخواہ بے طرح دوڑنا شروع کر دیتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں نہ تو اطمینان نصیب ہوتا ہے کہ یہ دوڑ لامحدود ہے اور نہ ہی کہیں رکنے کے آثار نظر آتے ہیں کہ منزل بھی محدود نہیں۔

حضرت مسیح موعود اس سلسلہ میں فرماتے ہیں "کوئی یہ نہ کہے کہ کفار کے پاس دولت اور املاک ہوتے ہیں اور وہ اپنی عیش و عشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی آنکھ میں بلکہ ذلیل دنیاداروں اور ظاہر پرستوں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ ایک جلن اور دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تم نے ان کی صورت کو دیکھا ہے مگر میں ایسے لوگوں کے قلب پر نگاہ کرتا ہوں۔ وہ ایک سعیر اور سلاسل واغلال میں جکڑے ہوئے ہیں۔"

(الحکم 24/ مارچ 1901ء)

دراصل بات یہ طے ہونے والی ہے کہ انسان کی خوشی کو دولت و املاک کے پیمانہ سے ماپا جائے یا اطمینان قلب کے پیمانہ سے؟ کیا دولت اور جا و بے جا خواہشات کے حصول کا راستہ اطمینان قلب کی طرف جاتا ہے یا مخالف سمت میں؟ یہ تو درست ہے کہ غربت اور بھوک اگر انتہا درجہ کی ہو تو ایسا شخص بھی اطمینان سے محروم رہتا ہے مگر یہ بات بھی درست ہے کہ دولت کو مطمح نظر بنا لینا بھی اطمینان کا باعث نہیں۔ بے انتہا دولت کے حصول کی خواہش ہی اطمینان قلب کے متضاد ہے۔ قرآن کریم میں اطمینان قلب کا ذریعہ ذکر الٰہی بیان فرمایا گیا ہے۔

مگر دنیا کی اکثریت دولت کے حصول کو اطمینان قلب کا ذریعہ خیال کرتے ہوئے ایک ایسی دوڑ میں شریک ہو جاتے ہیں جہاں جتنے لوگ بلندی کی طرف چڑھ رہے ہوتے ہیں اتنے ہی نیچے آ رہے ہوتے ہیں۔ نیچے آنے والوں کو تو کوئی پوچھتا ہی نہیں جس کی وجہ سے وہ تو بالکل ہی ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بلند ہونے والوں پر لوگوں کی نظر ہوتی ہے مگر ہر بلند ہونے والے کو اپنے سے بلند لوگ نظر آتے ہیں اور یوں کوئی شخص بھی اپنی پوزیشن سے مطمئن نہیں ہوتا۔

میری خوشدامن فرمایا کرتی تھیں کہ اکٹھے ایک لاکھ۔ دو لاکھ روپے کوئی نہیں بچاتا بچت دراصل ایک۔ ایک' دو۔ دو روپیہ بچا کر ہی کی جاتی ہے۔ یہی حال اطمینان کا ہے۔ اگر انسان اپنی خواہشات کے حصول کو مطمح نظر بنا لے تو کبھی مطمئن نہیں ہوتا۔ مگر اگر وہ اس دوڑ میں بے تحاشہ بھاگنے کی بجائے ٹھہر کر ارد گرد نگاہ ڈالے تو اسے بے شمار چھوٹی چھوٹی خوشیاں محسوس ہوں گی اور وہ ہر حال میں مطمئن رہے گا۔

بھوک میں پیٹ بھر کر کھانا کھانا۔ سیر کو نکل کر فطرت کا نظارہ کرنا۔ سردیوں کی دھوپ میں بیٹھ کر چائے کی پیالی پینا۔ کوئی اچھی سی کتاب پڑھنا۔ کسی ضرورت مند کی مدد کرنا۔ بزرگوں کی خدمت کرنا۔ بچوں سے کھیلنا۔ کسی شیر خوار بچے کی مسکراہٹ دیکھنا۔ لوگوں سے ہنس کر ملنا۔ (ایک غریب آدمی کو غربت اتنا نہیں ستاتی جتنا لوگوں کے دل شکن رویہ سے اس کا دل ٹوٹتا ہے۔ اگر معاشرے میں غریب آدمی کو بھی اتنا ہی انسان سمجھا جائے جتنا کسی امیر آدمی کو۔ اور یہ اس کا حق ہے۔ تو غرباء کا بہت سا احساس کمتری جاتا رہے)۔ سردیوں کی رات میں آگ تاپنا۔ گرمیوں میں ٹھنڈا پانی پینا۔ کسی نہر یا حوض میں

نہانا۔ دوستوں سے گپ شپ کرنا۔ لمبی سیروں کے لئے چھٹی کے روز پیدل نکل کھڑے ہونا اور شام کو تھک کر گھر واپس آکر جوتے اتار کر آرام کرنا۔ بہتے ہوئے پانی کی آواز سننا۔ برستی بارش میں نہانا۔ سردیوں کی بارش میں چائے کے ساتھ پکوڑے تلنا۔ اپنی پسند کے کھیل کھیلنا اور دیکھنا۔ سائیکل پر سفر کرنا اور راستہ کے مناظر کے پاس سے آہستگی سے گزرنا۔ تانگے کی سیر کرنا۔ دریا کے کنارے چاندنی میں بیٹھنا۔ کشتی چلانا۔ رات کو چمکتے ہوئے جگنوؤں کا نظارہ کرنا۔ گرمیوں میں جسمانی مشقت کے بعد پسینے سے بھیگے ہوئے بدن کے ساتھ پنکھے کے نیچے بیٹھنا۔ اچھی خوشبو سونگھنا۔ کسی گہرے دوست کی معیت میں خاموش بیٹھے رہنا۔ کسی اچھے مقصد کے لئے کام کرنا۔ اور ایسی بہت سی چھوٹی چھوٹی باتوں سے اگر انسان لطف اٹھانا سیکھ لے تو ماحول سے اس کے بہت سے شکوے ختم ہو جائیں۔

مگر بہت سے انسان خود کو ان تمام خوشیوں سے محروم کرکے ہر وقت نئی سے نئی خواہش کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں۔ اکثر لوگوں نے دوپہر کو مزدوروں کو دیکھا ہوگا کہ تین چار گھنٹوں کی شدید جسمانی محنت کے بعد جب وہ اپنا کھانے کا ڈبہ نکال کر کھانا کھاتے ہیں تو خواہ کھانا کتنا ہی سادہ کیوں نہ ہو انہیں کھاتے دیکھ کر لطف آتا ہے۔ خوشیوں کا بھی یہی حال ہے۔ یہ کمانی پڑتی ہیں۔ مگر ہمارے ارد گرد بکھری پڑی ہیں۔ اور ذہن کے زاویے کو ذرا سا بدلنے سے مزہ دینے لگتی ہیں۔ جو شخص زندگی کے اس طریق سے ایک دفعہ لطف لینے لگے تو دکھ۔ درد۔ جلن۔ حسد وغیرہ کے احساسات کم ہو جاتے ہیں اور وہ ہر پہلو میں زندگی کی خوبصورت رمق تلاش کر لیتا ہے۔

ایک شخص کے مکان کو آگ لگ گئی۔ آگ بجھانے والے عملہ نے اہل خانہ کو باہر نکال کر آگ بجھانی شروع کر دی۔ شدید سردی کی رات تھی۔ صاحب خانہ نے بچوں سے کہا کہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہو گا ہی۔ چلو یہ آگ تاپیں کہ سردی سے تو بچاؤ ہو۔ یہی رویہ اگر ہم زندگی کے بارہ میں اپنا لیں تو دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

مضمون نگاروں سے گذارش

مضمون نگار حضرات سے درخواست ہے کہ مضامین بھجواتے وقت درج ذیل امور کا خیال رکھیں۔

☆ صفحے کے صرف ایک طرف لکھیں (دونوں طرف نہ لکھیں) ☆ دائیں طرف چوڑا حاشیہ کم از کم ڈیڑھ انچ ضرور چھوڑیں ☆ لکیردار کاغذ ہو تو ایک سطر چھوڑ کر لکھیں۔ بغیر لکیر کاغذ کی صورت میں دو سطروں میں واضح فاصلہ رکھیں ☆ خوش خط لکھیں۔ آپ کا مضمون پڑھا نہیں گیا تو ممکن ہے کہ آپ کا مضمون اشاعت کے لئے منتخب ہی نہ ہو سکے۔ ☆ ترجیحاً کالی سیاہی سے لکھیں ☆ اوور رائٹنگ ہرگز نہ کریں۔ یعنی لفظ کو لکھ کر اسی کو درست نہ کریں بلکہ کاٹ کر نیا لفظ تحریر کریں ☆ انگریزی کے الفاظ بیچ میں آجائیں تو انہیں کیپیٹل یعنی بڑے حروف میں درج کریں اور پھر ترجمہ کر دیں ☆ پرانے اور تاریخی واقعات کی صورت میں ماخذ کا حوالہ ضرور دیں ☆ حوالہ دیتے ہوئے کتاب کا نام 'مصنف کا نام' تاریخ اشاعت اور پبلشر کا نام یا ادارہ کا نام ضرور درج کریں نیز یہ کہ یہ کتنواں ایڈیشن ہے ☆ یاد رکھئے خوبصورتی اور صفائی سے لکھا ہوا مضمون جلد شائع ہوتا ہے ☆ جواب طلب امور کے لئے جوابی لفافہ روانہ کریں ☆ مضمون پر اپنا نام مکمل پتہ وغیرہ ضرور لکھیں ☆ مضمون کی نقل اپنے پاس رکھیں ☆ عام طور پر مضمون واپس نہیں کیا جاسکتا۔

منشاد احمد صاحب

ابتدائی طبی امداد - ضروری معلومات

بعض اوقات اچانک اور اتفاقی طور پر حادثات پیش آجاتے ہیں یا بیماری کا دورہ پڑ جاتا ہے تو زخمیوں یا متاثرین کو ہسپتال پہنچانے میں کچھ وقت درکار ہوتا ہے۔ اس وقفے کی انسانی زندگی کے لئے بہت اہمیت ہوتی ہے۔ جس میں مریض کو فوری طبی امداد کی ضرورت ہے۔ اس وقت مریض کو طبی مدد دینا اس کی زندگی بچانے کا سبب بن سکتا ہے۔ ذیل میں چند ایک اہم حادثات اور ان سے نمٹنے کا احسن طریق دیا جا رہا ہے۔ جس کا جاننا معاشرے کے ہر فرد کے لئے ضروری ہے۔

فسٹ ایڈ باکس ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے کے لئے تمام ضروری اشیاء ایک چھوٹے صندوق میں جمع ہوں جو آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جا سکے۔

اس صندوقچہ میں مندرجہ ذیل اشیاء ضروری ہیں۔

1۔ صاف سفید پٹی کا رول
2۔ صاف و شفاف روئی کا بنڈل
3۔ چوڑی ٹیپ (مرہم کو سہارا دینے کے لئے)
4۔ سپرٹ (زخموں پر لگانے کے لئے)
5۔ ہلکی جراثیم کش ادویات
6۔ کیلیمالوشن (آبلوں) زہریلے کیڑوں کے کاٹے پر لگانے کے لئے
7۔ گرم پانی کے لئے بوتل
8۔ ڈیٹول
9۔ موچنا' ڈراپر' سوئیاں' قینچی' کپ' تھرمامیٹر' ماچس اور بیٹری وغیرہ
10۔ اس کے علاوہ دھاگا' بلیڈ اور مختلف بیماریوں کے تحریری نسخہ جات بعض اوقات مفید ثابت ہوتے ہیں۔

روزمرہ مشاہدہ میں آنے والی بیماریاں اور ان کا ہنگامی علاج

1۔ نکسیر پھوٹنا= (ناک سے خون بہنا) نکسیر پھوٹنے کی صورت میں مریض کا سر کرسی کی پشت پر لگا دیں سر اور ناک پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھیں۔

2۔ خون بہنا= تھوڑی دیر کے لئے زخم پر انگلی رکھیں۔ خون میں موجود ایک لیس دار مادہ زخم پر جم کر خون بند کر دے گا۔

سخت زخم یا زیادہ خون بہنے کی صورت میں اس کی شریان پر دباؤ ڈالیں وگرنہ زخم پر پٹی رکھ کر دبائیں۔

سیاہی مائل خون ہو تو ورید کے ذریعے زخم کی طرف خون کا بہاؤ روکنا چاہئے۔ یہ مقام عموماً زخم سے نیچے ہوتا ہے۔

3۔ ہڈی کا ٹوٹ جانا= اگر ٹانگ یا بازو کی ہڈی ٹوٹ جائے تو ہڈی کو اصلی پوزیشن لگا کر دونوں جانب لکڑی کی تختیاں لگا کر رسی یا پٹی سے باندھ دیں۔

اگر ہاتھوں میں انگلیوں کی حرکت بند ہو تو گردن کی ہڈی ٹوٹنے کی علامت ہے اور اگر پاؤں کی انگلیاں حرکت نہ کریں تو ریڑھ کی ہڈی ٹوٹنے کی علامت ہے۔ دونوں صورتوں میں مریض کو ہلائے بغیر ہسپتال لے جانا چاہئے۔

4۔ جھلسنا= تیزاب یا کسی اور مادے سے جھلسنے کی صورت میں اس مادے کو جسم سے الگ کریں اور اگر آگ سے جھلس جائے تو چیتھڑوں کو جسم سے علیحدہ کریں اور ان پر ٹیوب وغیرہ لگا کر کپڑا وغیرہ لپیٹ دینا چاہئے۔

5۔ بجلی لگنا= متاثرہ آدمی کو لکڑی وغیرہ سے تاروں سے الگ کرنے کی کوشش کریں اور اگر بٹن وغیرہ قریب ہو تو فوراً بند کر دیں۔ آپ کے پاؤں ننگے نہ ہوں بلکہ پلاسٹک یا ربڑ کے جوتے پہنے ہوں۔

متاثرہ آدمی کو کھلی اور تازہ ہوا میں لٹائیں اور پانی وغیرہ پلا کر اس کے ہوش و حواس کو قائم کریں۔

6۔ موچ آنا= موچ آنے کی صورت میں متاثرہ جگہ پر ٹھنڈا پانی بہائیں تاکہ سوزش اور درد نہ ہو۔ سخت درد کی صورت میں ہڈی ٹوٹنے کا امکان ہوتا ہے۔

7۔ آگ لگنا= اگر کپڑوں میں آگ وغیرہ لگ جائے تو متاثرہ آدمی کے گرد موٹا کمبل یا بوری وغیرہ لپیٹ دیں اور اسے لٹا دیں جس سے شعلے نکلنا بند ہو جائیں گے۔ تازہ ہوا آگ سے متاثرہ مریض کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔

8۔ لو لگنا= لو لگنے سے جسم کا درجہ حرارت 40 سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے مریض کو پسینہ نہیں آتا۔ مریض کو سایہ دار جگہ پر لٹائیں اور ٹھنڈک پہنچائیں اور سر پر ٹھنڈا پانی ڈالیں اور دل کے رخ پر ٹانگوں کی مالش کریں۔ اس کے علاوہ مریض کو ٹھنڈے مشروبات پلانے سے بھی آرام آجاتا ہے۔

9۔ ڈسے جانا= (۱) عام بھڑ یا کم زہریلے کیڑے کے ڈسے ہوئے کا ڈنگ نکالنے کی کوشش کریں وگرنہ متعلقہ حصے پر صابن مل کر دھو دیں۔ اگر سوزش ہو تو برف کی پٹیاں متاثرہ جگہ پر رکھیں۔

(۲) اگر زہریلا سانپ ڈس لے تو مریض کو چت لٹا دیں تاکہ خون کی رفتار سست ہو اور زہر کم پھیلے۔ پھر کاٹنے کے مقام سے کچھ اوپر کوئی پٹی یا رسی وغیرہ کس کر باندھ دیں اور اتنا کسیں کہ زخم میں سے خون یا کوئی اور مادہ باہر نکلتا ہوا نظر آئے۔

(۳) اگر مریض کے جسم میں سنسناہٹ یا درد ہو تو کمزوری ہو جاتی ہے۔ اور پیلا رنگ ہو جاتا ہے۔ اور متلی ہوتی ہے ایسے مریض کو بہت زہریلی چیز نے کاٹا ہوتا ہے۔ اس کے لئے بلیڈ یا چاقو گرم کرکے ڈسے ہوئے مقام پر (X) کا نشان بنا دیں اور صرف کھال کاٹیں پھر زخم پر منہ رکھ کر زہر چوس کر باہر پھینک دیں۔

10۔ بے ہوشی= (۱) مریض کا سر ٹانگوں کی نسبت نیچا کر دیں۔ اگر مریض کے ہونٹ نیلے پڑ جائیں تو سانس جاری رہنے کی علامت ہے۔ مریض کے جسم کو دباتے رہنا مفید ہے۔

(۲) مریض سانس نہ لے رہا ہو تو منہ سے منہ لگا کر مصنوعی عمل تنفس سے سانس جاری کریں۔

(۳) غوطہ آنے یا بجلی لگنے سے بے ہوش ہونے والے کو مصنوعی طور پر سانس جاری رکھنے میں مدد دیں اور اس کی گردن کو زمین سے اونچا رکھیں اور پشت کے بل باہر تازہ ہوا میں لٹا دیں۔

(۴) اگر مریض پھر بھی سانس نہ لے تو ایک کندھے پر لٹا دیں اور شانوں کے درمیان زور ڈالیں تاکہ اگر کوئی چیز حلق میں پھنسی ہو تو باہر آجائے۔

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

سابق بھارتی وزیراعظم بدعنوانی کے مرتکب
نئی دہلی کی ایک خصوصی عدالت نے بھارت کے سابق وزیراعظم نرسیماراؤ کو ہارس ٹریڈنگ کا مجرم قرار دے دیا ہے۔ انہوں نے 1993ء میں حکومت بچانے کے لئے ایک سیاسی جماعت کے ارکان کو 10 لاکھ ڈالر کی رشوت دی تھی۔ ان کو ۱۱۔ اکتوبر کو سزا سنائی جائے گی۔ دیگر نو ملزموں کو بری کردیا گیا ہے۔ نرسیماراؤ نے کہا ہے کہ میں اس فیصلہ کو چیلنج کروں گا۔ بھارتی تاریخ میں پہلی بار کسی سابق وزیراعظم کو بدعنوانی کے جرم کا مرتکب قرار دیا گیا ہے۔

پاک روس تعلقات
بھارت نے کہا ہے کہ پاک روس تعلقات سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ بھارت اور روس کے تعلقات دیرینہ اعتماد پر مبنی ہیں۔ بھارتی سیکرٹری خارجہ نے بتایا کہ صدر پیوٹن کے دورۂ بھارت کے موقع پر دونوں ملک نیوکلیئر انرجی کے شعبوں میں معاہدے کریں گے۔

امریکی مسلمان الگور کے حق میں
امریکن مسلم کونسل کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر علی ابوزکوب نے کہا ہے کہ امریکی مسلمانوں کی اکثریت صدارتی انتخاب میں الگور کو ووٹ دے گی۔

میلازوچ فرار ہوگئے
یوگوسلاویہ کے حالیہ انتخابات میں شکست کھانے کے بعد صدر ملازوچ کے بارے میں یہ افواہیں گردش کررہی ہیں کہ وہ فرار ہوکر روس چلے گئے ہیں میلازوچ پر لاکھوں مسلمانوں کے قتل کا الزام ہے۔ عالمی ادارے ان کی گرفتاری کی تاک میں ہیں۔ روس میں یوگوسلاوی سفارت خانے نے انکی روس آمد کی تردید کی ہے۔ میلازوچ کے بڑے بھائی روس میں ہیں جن کے اعلیٰ روسی حکام سے روابط ہیں۔ ایک سابق روسی وزیراعظم نے کہا ہے کہ اگر میلازوچ روس نہیں بھی آئے تو صدر پیوٹن کو چاہئے کہ ان کو طیارہ بھجوا کر منگوالیں۔

مستقبل کی توانائی
جرمنی کے شہر میونخ میں ایک سائنسی ادارے نے اس بات کی توثیق کی ہے کہ مستقبل میں ہائیڈروجن ہی عالمی سطح پر توانائی کے طور پر استعمال ہوگی۔ پانی کو پھاڑ کر آکسیجن اور ہائیڈروجن حاصل کی جائے گی۔ اس سے گاڑیاں چلیں گی۔ جن میں کوئی دھواں نہیں ہوگا۔

سپین میں بم دھماکہ
سپین کے شہر بارسلونا میں ایک ڈاک خانے میں پارسل بم کا دھماکہ ہوا۔ تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ بم پھٹنے سے پہلے ڈاک خانہ خالی کرا لیا گیا تھا۔

سہارتو کے حامیوں مخالفوں میں جھڑپیں
انڈونیشیا کے صدر سوہارتو کے خلاف بدعنوانی کے مقدمے کے اخراج کے بعد ان کے حامیوں اور مخالفوں میں ہونے والی جھڑپیں جکارتہ کے گلی کوچوں میں پھیل گئی ہیں۔ سوہارتو کی رہائش گاہ کے باہر ان کے مخالفین کو منتشر کرنے کیلئے پولیس نے ربڑ کی گولیاں چلائیں۔ انڈونیشیا کے اٹارنی جنرل نے مقدمے کے اخراج پر مایوسی کا اظہار کیا۔ جبکہ آسٹریلوی وزیراعظم جان ہاورڈ نے مقدمہ خارج ہونے پر حیرانگی کا اظہار کیا ہے۔

امریکہ تائیوان کو اسلحہ دے گا
امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ تائیوان کو جدید ترین ہتھیار فراہم کرے گا۔ اس پر چین نے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ تائیوان کو فراہم کئے جانے والے ہتھیاروں کی مالیت 1ء3 ارب ڈالر ہوگی۔ فضا سے فضا میں مار کرنے والے ہارپون میزائل 'فوجی نظام مواصلات' اور دیگر ہتھیار بھی اس میں شامل ہونگے۔ امریکی وزارت دفاع نے کہا ہے کہ معاہدے کے تحت ہم تائیوان کو ہتھیار فراہم کرنے کے پابند ہیں۔ چین نے کہا ہے کہ تائیوان کو چین سے الگ کرنے کی کسی کارروائی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

امریکہ تنہا ہو رہا ہے
عراق کے نائب وزیراعظم طارق عزیز نے کہا ہے کہ امریکہ کے ایماء پر عراق کے خلاف عالمی پابندیاں دم توڑ رہی ہیں۔ روس اور فرانس کی پیروی کرتے ہوئے کئی اور ممالک نے بھی امدادی طیارے بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہماری درست پالیسیوں کی وجہ سے امریکہ تنہا ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آجکل عراقی حکومت کے لئے مصروف ترین دن ہیں۔

تصحیح
○ مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب لکھتے ہیں۔

الفضل 29 ستمبر کے شمارہ میں خاکسار کے مضمون میں "اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی کے نشانات کا طویل سلسلہ" میں لکھا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ ماموریت سے چھ سال قبل 1883ء میں آپ کو الہام ہوا شاتان تذبحان۔ حضرت مسیح موعود کا دعویٰ ماموریت 1882ء کا ہے اور 1889ء میں آپ نے جماعت کی بنیاد ڈالی ہے جس سے التباس پیدا ہوا ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

ولادت
○ مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب سابق زعیم اعلیٰ انصاراللہ راولپنڈی حال دارالعلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عبدالحنان عامر کو بتاریخ 27۔ اگست 2000ء اللہ تعالیٰ نے جرمنی میں پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولودہ کا نام "فرحانہ عامر" عطا فرمایا ہے۔

نومولودہ خاکسار کی پہلی پوتی اور مکرم حافظ عبدالعزیز صاحب (وفات یافتہ) سیالکوٹی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑپوتی ہے۔ نیز نومولودہ مکرم لیفٹیننٹ ریٹائرڈ مبشر احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب (وفات یافتہ) آف جرمنی کی نواسی اور جو حضرت ڈاکٹر عشمت اللہ صاحب (وفات یافتہ) رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑنواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر صالحہ اور خادم دین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال
○ مکرم بشارت احمد چیمہ صاحب 4/4 باب الابواب ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم مظفر احمد صاحب چیمہ ابن مکرم عبدالحی صاحب چیمہ بعمر 55 سال مورخہ 14۔ اگست 2000ء کو وفات پاگئے۔

آپ خدا کے فضل سے موصی تھے فرینکفرٹ جرمنی میں تقریباً 9 سال تک رہے۔ خدا کے فضل سے جماعتی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔

وہاں بلڈ کینسر کے مریض ہوگئے تھے۔ وفات سے چند ماہ قبل جرمنی سے باب الابواب ربوہ میں اپنی ہمشیرہ محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ کے پاس رہائش رکھی۔ انہوں نے بیماری کے دوران ان کی دن رات خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا عطا فرمائے۔ آپ کا جنازہ مکرم رانا عبدالغفور خان صاحب صدر محلہ باب الابواب نے محلہ میں ہی پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح
○ عزیزہ فرح سعدیہ صاحبہ بنت مکرم محمد نواز صاحب ساکن دارالیمن غربی ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم مکرم کلیم احمد صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب ساکن بدین سندھ حال جرمنی 5000 D M حق مہر پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے 15۔ ستمبر 2000ء بعد از نماز عصر بیت سعادت دارالیمن غربی ربوہ میں کیا۔

عزیزہ فرح سعدیہ صاحبہ مکرم محمد رمضان صاحب آف سیالکوٹ کی پوتی اور کلیم احمد مکرم محمد ابراہیم صاحب آف بدین سندھ کا پوتا ہے۔ احباب کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء
○ (مکرم منصور ساقی صاحب بابت ترکہ مکرم مبارک احمد ساقی صاحب)

مکرم منصور ساقی صاحب ابن مکرم مبارک احمد ساقی صاحب آف لندن نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ وہ دو عدد قطعات نمبر 13/21-20 (رقبہ فی قطعہ 10 مرلہ 7 مربع فٹ) واقع محلہ دارالعلوم غربی ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہیں۔ ان کے یہ دونوں قطعات ان کے سب ورثاء کے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ امتہ الواحد صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ سارہ وسیم صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم منصور ساقی صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

کیا اس ہفتہ آپ نے عیادت مریضاں کی؟

HITACHI DAEWOO
ماڈرن آٹو کارپوریشن
ڈیلرز ان۔ ہیوی ارتھ موونگ مشینری اینڈ جینئین ہائیڈرالک اور آٹو موبائل سپیئر پارٹس
فون نمبر 6310062۔ ایف 7 ایوان مشرق مارکیٹ منٹگمری روڈ لاہور

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 30 ستمبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 2-اکتوبر۔ غروب آفتاب 5-55
منگل 3-اکتوبر۔ طلوع فجر 4-40
منگل 3-اکتوبر۔ طلوع آفتاب 6-01

مشرف اور 5 جرنیلوں کو بلانے کی درخواست مسترد

سندھ ہائی کورٹ کے فل بنچ نے نواز شریف کی وہ درخواست مسترد کر دی ہے جس میں چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف اور 5 دوسرے جرنیلوں کو طیارہ کیس میں عدالت میں بلانے کی استدعا کی گئی تھی۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ یہ درخواست نیک نیتی پر مبنی نہیں اسے غیر ضروری فائدہ حاصل کرنے کیلئے دائر کیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ اضافی شہادتوں کی طلبی کیلئے اپنا موقف ثابت کرنے میں ناکام رہے۔ مزید شہادتوں کا طلب کرنا اس بات کے مترادف ہوگا کہ اپیل کنندہ کو غیر معمولی فوائد حاصل کرنے اور کیس بہتر بنانے کا موقع فراہم کیا جائے۔ فاضل عدالت نے کہا کہ جرنیلوں کی گواہی نہ ہونے سے انصاف کا حصول ناممکن بنانے کی استدعا تسلیم نہیں کی جاسکتی نواز شریف کی اپیل کی سماعت مکمل ہوگئی۔ فیصلہ دیگر اپیلوں کے ساتھ سنایا جائے گا۔

گوشوارے اور ایمنسٹی سکیم میں توسیع

حکومت نے دولت و انکم ٹیکس کی ریٹرنز داخل کرنے سمیت سیلز ٹیکس جمع کرانے کی تاریخ میں 15 دن کی توسیع کر دی ہے۔ ممبر سی بی آر نے بتایا ہے کہ یہ توسیع چیف ایگزیکٹو کی ہدایت پر عوامی مطالبے کے پیش نظر کی گئی ہے۔

نومبر میں قرضہ ملے گا

آئی ایم ایف نے بتایا ہے کہ پاکستان کو نومبر میں قرضہ کی منظوری دیں گے۔ اس کے لئے پاکستان کو متعدد اقدامات کرنے ہونگے۔ قرضہ کو اطمینان بخش کارکردگی کی بنیاد پر اوسط مدت ایڈجسٹمنٹ بنا دیا جائے گا اس سال کے آخر تک یہ پروگرام شروع ہو جائے گا۔

ڈالر 50ء61 روپے کا

ڈالر کی قیمت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ ڈالر ساڑھے اکسٹھ روپے کا ہو گیا ہے۔ اڑھائی ماہ میں روپے کی قیمت 12 فیصد کم ہو گئی ہے۔ دیگر کرنسیوں کی قیمت بھی بڑھ گئی۔ اوپن مارکیٹ میں ڈالر کی زبردست مانگ تھی لیکن فروخت کرنے والا کوئی نہ تھا۔ اس سے یہ خدشہ ہے کہ ڈالر کی قیمت شاید مزید بڑھ جائے گی۔ ماہرین کا خیال ہے کہ ڈالر 65 روپے تک جا پہنچے گا۔

قاضی کا مطالبہ

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے مطالبہ کیا ہے کہ وفاقی وزیر اطلاعات جاوید جبار کی این جی او (غیر سرکاری ادارہ) کے حسابات کی تحقیقات کی جائیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر اطلاعات ٹی وی کے نادہندہ ہیں۔ فوجی جرنیلوں نے بڑی بڑی جاگیریں لے کر صوبائی تعصبات کو پروان چڑھایا ہے۔

امید ہے پھانسی کی

ایڈووکیٹ جنرل سندھ راجہ قریشی نے کہا ہے کہ ہمیں امید ہے کہ نواز شریف کو پھانسی ہو جائے گی۔ نواز شریف کو عمر قید سنانے کے خلاف اپیل مکمل ہو گئی ہے اور فیصلہ محفوظ ہوگیا ہے۔

چیف ایگزیکٹو کی سیالکوٹ آمد

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کی سیالکوٹ میں آمد کے موقع پر شہر کو حساس ایجنسیوں کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ شہر کے تمام اہم چوکوں اور سڑکوں پر پولیس کی بھاری نفری تعینات ہے۔ ویگنوں کی پکڑ دھکڑ شروع کر دی گئی۔ علامہ اقبال کالج فار بوائز کے سات سو طلباء کفن پوش جلوس نکالیں گے۔

طلبہ تنظیموں پر پابندی کی تردید

وزارت داخلہ نے مذہبی طلبہ تنظیموں پر پابندی لگانے کی تردید کر دی ہے اور کہا ہے کہ وزیر داخلہ کا بیان صحیح رپورٹ نہیں ہوا۔ اس اعلان کا مقصد تعلیمی اداروں کو شرپسندوں اور اسلحہ سے پاک کرنا ہے۔

ٹرانسپورٹروں نے کرائے بڑھادیئے

ٹرانسپورٹروں نے ویگنوں اور بسوں کے کرائے بڑھ جانے کا اعلان کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر حکومت نے ہمیں روکا تو گاڑیاں کھڑی کر دیں گے۔ دوسرے شہروں کو جانے والی ویگنوں اور بسوں کا کرایہ بڑھا کر وصولی شروع کر دی گئی ہے۔

آنے اور جانے والے نیب چیف کی ملاقات

قومی احتساب بیورو نیب کے سابق سربراہ لیفٹیننٹ جنرل سید محمد امجد اور نئے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل خالد مقبول نے گزشتہ روز چیف ایگزیکٹو سے ملاقات کی۔

حیدر آباد میں بم دھماکہ

حیدر آباد میں کنٹونمنٹ کے علاقہ میں بم کا زبردست دھماکا ہونے سے آدھا شہر لرز کر رہ گیا۔ علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

لیگی رہنما نا اہل ہوگئے

مبصرین کا کہنا ہے کہ جن مسلم لیگی رہنماؤں کو سپریم کورٹ پر حملے کے الزام میں سزا ملی ہے وہ قوانین کے مطابق اسمبلیوں کی رکنیت سے فارغ ہو گئے ہیں اور مزید انتخاب لڑنے کے بھی نا اہل ہو گئے ہیں۔ ان کے خلاف ریفرنس بھجوانے کی بھی ضرورت نہیں۔

بھارت نقصان اٹھائے گا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ بھارت جان لے اگر اس نے مہم جوئی کی تو پھر نقصان اٹھائے گا۔ 53 سالہ مسئلہ حل کر کے کشمیریوں کو حق خود ارادیت دے۔ بھارت پر عالمی دباؤ بڑھتا جا رہا ہے۔ مسئلہ کشمیر عالمی سطح پر اجاگر کرتے رہیں گے۔ لیپا سیکٹر میں بھارتی فوج نے دو حملوں میں منہ کی کھائی ہے۔

پلاٹوں کے کھیل میں

سابق وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ دنیا دیکھ لے گی کہ پلاٹوں کے کھیل میں کون کون ملوث رہا ہے۔

ضروری اعلان

○ جو قارئین ہاکر کے ذریعے الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ بل ماہ ستمبر 2000ء مبلغ 62.50 روپے بنتا ہے۔ براہ کرام جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر الفضل)

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں۔ اپنا کمپیوٹر۔ ٹی وی۔ ویڈیو گیم۔ ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔
32 اپر فلور چوہدری سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

شادابی
ناصر دواخانہ
رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ۔ فون 211434-212434

کم ریٹوں میں کون
ذکی کراکری
(بالمقابل) فضل عمر مارکیٹ ربوہ فون رہائش 211751

QAMAR
JEWELLERS
Goal Bazar Rabwah
Ph:Shop 213589, Res. 214489
Proprietor:
Qamar ahmad s/o Latif Ahmad

طاہر کراکری سنٹر
سٹین لیس سٹیل کے برتن اور امپورٹڈ کراکری دستیاب ہے۔ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

"ضرورت ہے"
درج ذیل آسامیوں کے لئے جگہ خالی ہے عمر 25 تا 35 سال ہو۔
(1) آفس ورک کے لئے (تعلیم کم از کم میٹرک) (2) اکاؤنٹنٹ (تجربہ کار) (3) ڈرائیور کم سیلزمین (تعلیم کم از کم میٹرک) تاریخ انٹرویو 10-10-2000 12 بجے دوپہر کے بعد درخواست گزار خود ملیں صدر صاحب اور قائد صاحب کی تصدیق کروا کر لائیں۔
پتہ برائے رابطہ میاں بھائی پٹہ کمپنی فیکٹری گلی نمبر 5 نزد الفرح مارکیٹ
کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون 7932514-16 Fax 7932517-

معیاری ہومیوپیتھک ادویات
جرمن سیل بند و کھلی ہومیو پوٹینسیاں 'مدر ٹنکچرز' بائیو کیمک ادویات 'ٹکیاں' گولیاں' شوگر آف ملک' خالی ڈبیاں اور ڈراپر' پرچون و ہول سیل دستیاب ہیں۔
نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی' گولبازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61